میر جعفر خان جمالی کی ڈائری (1945ء - 1947ء)
تحریک پاکستان کا ایک اہم باب

انعام الحق کوثر

بلاشک و شبہ یہ کہا جاتا ہے کہ تحریک پاکستان جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی سب سے بڑی با مقصد تحریک تھی- اسکے سفر کا ایک مرحلہ تو ۱۹٤۷ء میں مکمل ہو گیا- مگر ابھی اس تحریک کی سوچوں کی بنیادوں کو مضبوط سے مضبوط تر ہونا ہے- اس سلسلے میں اس تحریک کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ نہایت ضروری ہے- ان میں سے ایک پہلو مختلف نامور شخصیات کا ہے، جن میں سے ایک میر جعفر خان جمالی کی جاندار، تابندہ اور عظیم شخصیت ہے-

میر جعفرخان جمالی، میر تاج محمد خان کے گھر 1909ء میں بمقام تاج پور، جو روجھان سے دو میل کے فاصلے پر ہے ، اس عالم رنگ و بو میں منصہء شہود پر آئے- آپکے والد، دادا (سخی درمحمد خان) اور چچا میر خان محمد خان علاقہ بھر میں بہادری اور سخاوت میں بے پناہ شہرت کے مالک تھے- گویا میر صاحب میں یہ اوصاف موروثی تھے۔

درا سلافش کرم رسم قدیم است
کریم ابن الکریم ابن الکریم است

آپکے جد امجد قوم کی سرداری اپنے چچازاد بھائی سردار لشکر خان کی ذمہ داری اور تحویل میں چھوڑ کر خود خدمت خلق اور اللہ کی عبادت میں رات دن مصروف ہوگئے - آپکا مزار روجھان میں زیارت گاہ خاص و عام ہے، جس پر ایک شاندار قبّہ تعمیر کیا گیا ہے- جو کاشی اور رنگا رنگ گل و بوٹے سے مزین ہے اور قدیم مغلیہ طرز تعمیر کا ایک عجیب و غریب نمونہ ہے- میر جعفر خان پہلی نرینہ اولاد تھی جو دونوں بھائیوں خان محمد خان اور تاج محمد خان کے خاندان میں پیدا ہوئی- میر خان محمد خان کو اللہ نے بعد میں نواب

عطا محمد خان اور میر محمد مراد خان عطا کئے- میر تاج محمد خان کو بھی باری تعالی نے میر جعفر خان جمالی کے بعد انکے دو بھائی حاجی قیصر خان اور حاجی شاھنوازخان دئیے- ویسے بچپن میں کافی عرصہ تک میر جعفر خان اپنے باپ اور چچا دونوں کے پیارکے بلا شرکت غیر مالک بنے رھے- آپ نے کلام پاک اور فارسی کی درسی کتابیں مولوی عبدالرحیم صاحب کلاچی کے پاس پڑھیں - جب آپ گیارہ سال کے تھے تو آپ کے والد محترم وفات پا گئے- آپکے چچا نے زمینداری اور لنگر کا انتظام آپ کے سپرد کردیا جسے آپ نے بطریق احسن سنبھالا- آپ سندھی، سرائیکی اور بلوچی کے علاوہ عربی، فارسی، اردو اور انگریزی پر عبور رکھتے تھے-

آپ کا قائداعظم سے پہلا رابطہ قبیلے کی لاکھوں ایکڑ اراضی کے سلسلے میں ہوا تھا- اس موقعہ پر میر جعفر خان جمالی قائد اعظم کی اصول پسندی، دیانت داری اور حسن سلوک سے اتنے متاثر ھوئے کہ ھمیشہ ھمیشہ کے لئے اُن کے گرویدہ ھو کر رہ گئے- قائداعظم سے ان کا یہ قلبی لگاؤ بلوچستان میں مسلم لیگ کی بنیادوں کو مستحکم کرنے کا باعث بنا- اُن دنوں جناب نسیم حجازی (معروف اسلامی ناول نگار) بھی آپ کے ساتھ تھے- میر صاحب سے انھی گھرے تعلقات کی بنا پر قائداعظم فرمایا کرتے تھے کہ بلوچستان میرا اپنا صوبہ ھے-

1939ء میں قائد اعظم جیکب آباد آئے- چونکہ اللہ بخش نے مسلم لیگ میں شمولیت کرنے سے انکار کر دیا تھا- اس لئے میر جعفر خان جمالی آگے بڑھے اور انھوں نے قائداعظم کا وہ شاہانہ استقبال کیا کہ جس کی نظیر نہ تھی[3]-

قائد اعظم کے فرمان کے مطابق 1939ء میں مدراس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ جلسے میں میر جعفر خان جمالی نے اپنے بھائی قیصر خان جمالی اور مولوی عبداللہ اور دیگر 30 ھمراھیوں کے ساتھ شرکت کی[4] اور پھر 1940ء میں لاھور، 1941ء میں کراچی، 1942ء میں الہ آباد، 1943ء میں دھلی،- جالندھر اور 1945ء میں کوئٹہ اور 1946ء میں دھلی میں مسلم لیگ کے سالانہ جلسوں میں شریک ھوئے-

مارچ 1940ء میں لاهور میں قرارداد پاکستان منظور هونے کے بعد قائداعظم کے ارشاد پر تحریک پاکستان کے ایک نڈر مجاهد مولانا عبدالحامد قادری بدایونی بلوچستان کے دورے پر آئے- جس کا آغاز روجهان میں دعوتِ عام کے بعد اوستا محمد کے عظیم الشان جلسه سے هوا - جس کا انتظام میر جعفر خان جمالی اور سردار رستم خان جمالی نے کرایا تھا- آٹھ هزار مسلمان جلسه گاه میں موجود تھے- جلسه گاه کی آرائش اور مسلم لیگ کے رضا کاروں کی تنظیم قابل تحسین تھی[5]-

جمالی صاحب کی خدمات اور خلوص کے باعث قائداعظم کے دل میں ان کے لیے شفقت و احترام کے جو جذبات پیدا هوگئے تھے اس کی جھلک قائداعظم کے اس خط میں نظر آتی هے جو آپ نے جمالی صاحب کے نام 17 جون، 1942ء کو لکھا تھا- اس خط کا متن اردو ترجمے کے ساتھ پیش کیا جاتا هے-

Dear Mir Jaffar Khan Jamali,

Mr. Khuhro and Mr. Sayed have given me a detailed report of your tour and I am glad that it was a great success and that you rendered very valuable assistance to the deputation on tour.

This is just to say that I am very grateful to you for having put your heart and soul with the League and that you are doing all you can for the organisation of the Muslim League not only in your province but in Sind also and thereby generally helping the Muslim cause, their betterment and their uplift.

Hoping you are well, with very kind regards.

Yours Sincerely
M. A.Jinnah

Sardar Mir Jaffar Khan Jamali
Rojhan, P.O.Jhatpat, Baluchistan.

پیارے میر جعفر خان جمالی

جناب کھوڑو اور جناب سید نے آپ کے دوره کی تفصیلی رپورٹ مجھے

پیش کی- مجھے مسرت ہوئی کہ یہ بہت کامیاب رہا-نیز آپ نے وفد میں شامل حضرات کی گرانقدر معاونت فرمائی-
مجھے کہنے دیجئے کہ میں آپ کا بیحد شکر گزار ہوں کہ آپ نے دل و جان سے اپنے آپ کو لیگ کے لیے وقف کر رکھا ہے اور یہ کہ آپ مسلم لیگ کی تنظیم کے لیے نہ صرف اپنے صوبے بلکہ صوبہ سندھ میں بھی بیش بہا خدمات انجام دے رہے ہیں- اس طرح مسلمانوں کے نصب العین اور ان کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھا رہے ہیں-
امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے- نیک تمناؤں کے ساتھ

آپ کا مخلص
ایم - اے - جناح

سردار میر جعفر خان جمالی
روجھان ، پوسٹ آفس جھٹ پٹ
بلوچستان

جون 1943ء میں قائد اعظم پہلی بار بلوچستان تشریف لائے [7]- جن صاحبان نے جیکب آباد میں آپکا پرجوش استقبال کیا، ان میں میر جعفرخان جمالی سرفہرست تھے- وفد میں دیگر صاحبان بھی شامل تھے مثلاً سردار محمد عثمان جوگیزئی، خان عبدالغفور خان درانی اور مولانا عبدالکریم ایڈیٹر، **الاسلام** کوئٹہ- ہفتہ وار **الاسلام** کوئٹہ (2 جولائی 1943ء، ص3) میں مندرج ہے کہ ہزاروں افراد نے قائداعظم کا پرتپاک خیر مقدم کیا- جس کا جواب قائداعظم نے بڑے محبت بھرے شکریے سے دیا۔ اسٹیشن پر برف، شربت اور لیمن وغیرہ کا بہترین انتظام تھا۔

اسی طرح میر جعفر خان جمالی نائب صدر بلوچستان مسلم لیگ کی زیرسرکردگی جھٹ پٹ ، بیل پٹ (ایک ویران اسٹیشن منٹوں منٹوں میں آباد شہر بن گیا) اور سبّی میں قائداعظم کا شاندار استقبال ہوا۔ سبّی کے بارے میں **الاسلام** (2 جولائی 1943ء، ص4) نے لکھا:

25 جون 1943ء کو ساڑھے نو بجے شب حضرت قائداعظم کراچی میل سے سبی

اسٹیشن پر جہاں ھندو مسلم پبلک، مسلم لیگی حلقوں کے اراکین اور بے شمار پبلک افراد موجود تھے، تشریف فرما ہوئے، گاڑی ٹھیرتے ھی بلوچستان مسلم لیگ کے وفد کے اراکین میر جعفر خان جمالی، خان عبدالغفور خان درانی اور مولانا عبدالکریم ایڈیٹر، **الاسلام**، فوراً حضرت قائد اعظم کی خدمت میں پہنچ کر استقبالی حضرات کا تعارف کرانے لگے- نعروں کی گونج میں کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی- قاضی رسول بخش، وائس پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ سبّی اور قاضی داد محمد، صدر لیبر پارٹی بلوچستان نے بلوچی طرز کی مہمانی جس میں سجی (پختہ گوشت) خاص بلوچستان کی چیز تھی، پیش کی- سبّی اسٹیشن پر میر جعفر خان جمالی نائب صدر بلوچستان مسلم لیگ کی طرف سے شاندار طریق پر کھانے کا انتظام تھا-قائداعظم نے تمام حاضرین کا شکریہ چند سادہ اردو جملوں میں ادا فرمایا اور خطاب فرماتے ہوئے اتحاد، اتفاق اور تنظیم ملّت کے لئے مسلمانوں کو ھدایت فرمائی- گاڑی چلتے وقت تک بہ بے تاب مجمع قائداعظم کے کمرے کے گرد پروانہ وار جمع رہا- گاڑی چل پڑنے پر فلک شگاف نعرے بلند ہوئے[8]-

کوئٹہ میں قائداعظم کا فقید المثال خیر مقدم ہوا تھا- جلوس میں شرکاء کی تعداد پچاس ہزار تھی- اس موقعہ پر قائداعظم نے کہا تھا کہ برصغیر کے مسلمانوں کی طرح بلوچستان کے مسلمانوں میں بھی جان آرھی ھے- ایسے عظیم الشان جلوس پر بادشاہ کو بھی فخر ھو سکتا ھے[9] ان اعلی پایہ انتظامات میں میر جعفر خان جمالی کا کردار بھی نمایاں تھا-

میر جعفر خان جمالی نے کوئٹہ سے ایک ھفت روزہ اخبار **تنظیم** بھی جاری کیا تھا- اسکے مدیر جناب نسیم حجازی کا قیام بلوچستان میں 1941ء سے 1949ء تک رہا- تنظیم کے بارے میں نسیم حجازی کا کہنا ھے کہ

اسکے کل مصارف سردار میرجعفرخان جمالی برداشت کرتے تھے- سردار صاحب نے ایک نشست میں پورے بلوچستان میں سے پانچ سواھم اور سرکردہ اشخاص کی ایک فہرست مجھے املا کرائی جنھیں بغیر کسی چندہ کے یہ اخبار بھیجا جاتاتھا- مرحوم میر جعفر خان جمالی کا نقطہ نظر یہ تھا کہ اگریہ پانچ سو افراد پاکستان کی تحریک سے ذھنی طور پر وابستہ ھو گئے تو پورا بلوچستان پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھے گا- حقیقت حال بھی آگے چل کر یہی ثابت ہوئی[10]-

نسیم حجازی اپنے بارے میں کہتے ھیں کہ دن ھفتوں، ھفتے مہینوں اور مہینے سالوں میں تبدیل ھوتے گئے اور میں میر جعفر خان جمالی کی رفاقت

میں تحریری کام کرتا رہا- انسان اور دیوتا، محمد بن قاسم، آخری چٹان اور شاہین میری ان دنوں کی تصنیفات ہیں- خاک و خون کا نصف سے زائد مواد بھی انہی ایّام میں تیار کیا گیاتھا-

تحریک آزادی کے آخری دور میں یعنی 1935ء کے بعد یہاں کانگریس کے نقطہ نظر کے تحت کام کرنا نسبتاً آسان تھا اور اسکی وجہ یہ تھی کہ ہندو انگریز ملی بھگت اپنی نمایاں شکل میں سامنے آگئی تھی- انگریز ہندوؤں سے تقریباً دبنے لگے تھے- لیکن مسلم لیگی نقطہ نظر کے لئے یہاں کوئی گنجائش سرے سے موجود ھی نہیں تھی ایسے کٹھن دور میں میر جعفر خان جمالی کی ہمت تھی کہ انھوں نے اپنا وزن مسلم لیگ کے پلڑے میں ڈال دیا[11]-

ریفرنڈم (استصواب رائے) کے سلسلے میں میر جعفر خان جمالی نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں- ریاست قلات کے وزیراعظم میجر پنی نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کم از کم ریاست قلات ہندوستان کے ساتھ الحاق منظور کرے لیکن میر صاحب نے اس کے مقابلے میں رات دن ایک کردیا اور آخر کار ریاست قلات کا پاکستان کے ساتھ الحاق ہو گیا[12]-

میر صاحب کے کردار کی نمایاں خوبیاں، رائے کی پختگی، اخلاص، خدمت خلق اور کوشش پیہم تھیں مگر جو چیز اسکی سیرت میں مرکزی نقطے کی حیثیت اختیار کئے ہوئے تھی، وہ انکی پاکستان سے والہانہ محبت تھی-

قیام پاکستان کے بعد میر صاحب کو زرعی اصلاحات کے سبب بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا- لیکن انکے نظریات میں سرمو فرق نہ آیا- وہ مرتے دم تک پکّے اور سچّے پاکستانی اور اسلامی قومیت کے داعی رہے- چھ ستمبر 1965ء کو بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا یہ شیر دل بیماری کے باوجود نو ستمبر کو لاهور میں تھا- لاهور میں وہ گورنر سے ملے- انھیں اپنے پورے تعاون اور حمایت کا یقین دلایا- انھی دنوں میں بھارتیوں نے ہوائی حملہ کیا- میر جعفر خان جمالی اسوقت سڑک پر تھے- انھوں نے سڑک سے ہٹنےسے انکار کردیا اور کہا،

جب لاهور کے نوجوان چھتوں پر اس ہوائی حملے کا تماشا دیکھ رہے ہیں تو میں

کیوں چھت کے نیچے ہو جاؤں- ابھی وہ گولہ نہیں بنا جو جعفر خان جمالی کو لگے- اگر میں کسی گولے کی زد میں آگیا تو کیا ہوگا؟ بانی پاکستان کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے انکے پاس جاؤں گا کہ جب اس دنیا سے روانہ ہوا تھا، مملکت پاک کے شاہین فضا میں دشمن وطن کے ہماروں کے پرخچے اڑا رہے تھے اور اقبال کے شاہین بچے نیچے زمین سے نعرہ ھائے تکبیر بلند کر کے انکے دل بڑھا رہے تھے[13]-

میر جعفر خان جمالی نے جنگ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا:

آج میرا دل اہل پنجاب کی جیداریوں پر محبت و تحسین سے بھرا ہوا ہے- آج اکیلا پنجاب پورے بھارت سے پنجہ آزما ہے- سارے پاکستان کی طرف سےپنجاب پاکستان کا دل ہے-خدا وہ دن نہ لائے کہ اسے صرف "پنجاب" ہونے کا احساس ہو جائے- وہ دن ھمارے قومی انحطاط کا دن ہو گا- میں پنجاب اور اہل پنجاب کو سلام کرتاہوں[14]-

آپ نے نقدی کے علاوہ ہزاروں من گندم دفاعی فنڈ میں دی تھی-

7 اپریل 1967ء کو میر جعفر خان جمالی کے انتقال کی خبر سن کر مادرملت محترمہ فاطمہ جناح نے بے ساختہ کہا تھا کہ میرا دوسرا بھائی بھی میرا ساتھ چھوڑ گیا[15]-

میر جعفر خان جمالی مرحوم نہایت اختصار کے ساتھ ڈائری لکھتے تھے- ھمیں ان کی ڈائریاں دیکھنے کا اتفاق ہوا[16] ہے، جو نہایت مختصر مندرجات پر مشتمل ھیں، ان کی اھمیت سے انکار ممکن نہیں - 1945ء کی ڈائری کے بعض مندرجات دیکھئے :-

1945ء

(30 اگست 1945ء/21 رمضان المبارک 1364ھ ویروار)

کراچی -ملاقات جناح صاحب سے-

(31 اگست 1945ء/22 رمضان المبارک 1364ھ، شکروار)

کراچی - کام مسلم لیگ وغیزہ

(یکم ستمبر 1945ء/23 رمضان المبارک 1364ھ، سنیچروار)

کراچی سے بذریعہ میل روانہ ہونا بطرف کوئٹہ-

(6 ستمبر 1945ء/ 24 رمضان المبارک 1364ھ، اتوار)

کوئٹہ پہنچ گیا-

(3 ستمبر 1945ء/ 25 رمضان المبارک 1364ھ، ویروار)

کوئٹہ

(10 اکتوبر 1945ء 3 ذیقعد 1364ھ، بدھ وار)

کوئٹہ پہنچ گیا-

(11 اکتوبر 1945ء/ 4 ذیقعد 1364ھ، ویروار)

کوئٹہ سے مستونگ- ملاقات قائد اعظم

(12 اکتوبر 1945ء /5 ذیقعد 1364ھ شکروار)

کوئٹہ سے بطرف کراچی-

(25 اکتوبر 1945ء / 18 ذیقعد 1364ھ، ویروار)

کراچی-

(26 اکتوبر 1945ء/19 ذیقعد 1364ھ، شکروار)

کراچی، ملاقات قائداعظم-

(27 اکتوبر 1945ء/ 20 ذیقعد 1364ھ، سنیچر وار)

کراچی، پھر روانہ ہونا بطرف جیکب آباد

1946ء

(3 ربیع الاول /6 فروری، بدھ)

میٹنگ سر غلام حسین کے بنگلہ پر موجودگی

نواب زادہ لیاقت علیخان چیئرمین آل انڈیا مسلم لیگ کراچی-

(4جمادی الاول 7 اپریل، اتوار)

دھلی میٹنگ ممبران آل انڈیا ایم ایل اے- عربک کالج

میں2/1-4 بجے

(5 جمادی الاول/ 8 اپریل، پیر)

دھلی، میٹنگ عربک کالج۔

آل انڈیا مسلم لیگ ایم-ایل دس بجے- پھر رات کو سابقہ
میٹنگ اسی جگہ میں-

(6جمادی الاولیٰ/ 9 اپریل، منگل)

دھلی میٹنگ عربک کالج میں، تمام مسلم لیگ ایم ایل اے
انڈیا کے دس بجے صبح و رات کو...
و حلف نامہ و عہد نامہ قائداعظم کے سامنے آل انڈیا مسلم
لیگ ایم-ایل-اے نے تحریر کردیا[17]-

(7 جمادی الاولیٰ/ 10 اپریل، بدھ)

دھلی، میٹنگ ایم-ایل اے اور مسلم لیگ کے عہدہ داران آل
انڈیا عربک کالج میں دوپہر کا کھانا سیٹھ یوسف ھارون کے
ھاں-

(2 جمادی الثانی/4 مئی، ھفتہ)

کوئٹہ، ملاقات ھزھائینس خان قلات سے

(3جمادی الثانی/ 5 مئی، اتوار)

کوئٹہ ، کھانا خان آف قلات سے اور بلوچستان کا مشورہ
آئینی-

(4جمادی الثانی/ 6مئی، پیر)

کوئٹہ، ملاقات آل سرداران و نوابان و ملک صاحبان بلوچستان
کے ساتھ- تقسیم بلوچستان کے برخلاف ......{غیر واضح}
بحث کی -

(6 جمادی الثانی/ 8مئی، بدھ)

کوئٹہ، ھزھائینس خان آف قلات سے ملاقات و بحث وغیرہ

(8 جمادی الثانی/ 10 مئی، جمعہ)

کوئٹہ، 4 بجے میٹنگ مسلم لیگ آفس میں اور ریزولیشن
پاس کئے گئے رات کو فلسطین ڈے ، جلسہ جامع مسجد کوئٹہ
میں-

(10 جمادی الثانی/ 12مئی، اتوار)

کوئٹہ، ملاقات ہزہائینس خان آف قلات

(15 جمادی الثانی/ 17مئی، جمعہ)

کوئٹہ ملاقات اے جی جی صاحب سے

(16 جمادی الثانی/ 18مئی، ہفتہ)

کوئٹہ، ملاقات ہزہائی نس سے کی گئی-

17 جمادی الثانی/ 19 مئی، اتوار)

کوئٹہ، سیاست کا کام بلوچستان کے بارے میں

(19جمادی الثانی /21مئی، منگل)

کوئٹہ، ملاقات ہزہائینس سے

(28 جمادی الثانی/ 30 مئی، جمعرات)

کراچی میں ملاقاتیں منسٹروں سے

(30 جمادی الثانی/ یکم جون، ہفتہ)

کراچی میں میٹنگ لیگ کی-

(2 رجب/3جون، پیر)

کراچی سے سیدھا بذریعہ طیارہ دھلی کو میٹنگ اٹینڈ کرنے کے لئے- دو بجے روانہ ہوئے 6 بجے دھلی پہنچے- مریسہ ہوٹل میں ٹھہرائے گئے-

(4 رجب/ 5جون، بدھ)

میٹنگ کونسل کی-

(5 رجب/6جون، جمعرات)

دھلی، میٹنگ کونسل میں شامل ہوئے و فیصلہ کیا گیا گورنمنٹ مشن کی پیش کش کا چند شرائط پر خیر مقدم کیا جاوے-

(11 رجب، /12 جون، بدھ)

واپسی پر کوئٹہ پہنچ گیا-

(12 رجب/ 13 جون، جمعرات)

کوئٹہ، سرداروں سے مشورہ

(13 رجب/ 14جون، جمعہ)

کوئٹہ، ملاقات لاٹ صاحب بہادر سے گروپنگ پر بحث کی گئی

(14 رجب/ 15 جون، ہفتہ)

قلات، ملاقات ہزہائینس پھر واپس ہوئے کوئٹہ رات کو

(16 رجب/ 17 جون، پیر)

کوئٹہ، مشورہ کرنے کے لئے میٹنگ کی گئی۔

(26 رجب/ 27 جون، جمعرات)

کوئٹہ، شام کو ملاقات ہزہائینس سے

(27 رجب/ 28 جون، جمعہ)

کوئٹہ سے بطرف قلات

(28 رجب/ 29 جون، ہفتہ)

قلات مطالبات سب ڈویژن نصیر آباد کی طرف سے پیش کئے گئے قلات میں ہزہائینس کو، شام کو روانہ ہوئے بطرف کوئٹہ۔

(29 رجب/ 30 جون، اتوار)

کوئٹہ، الیکشن کا ورک و نمائندگی بلوچستان ملاقات ہزہائینس سے۔

(یکم شعبان/ یکم جولائی، پیر)

کوئٹہ، الیکشن کا ورک و نمائندگی بلوچستان۔ ملاقات ہزہائینس سے۔

(2 شعبان/ 2 جولائی، منگل)

کوئٹہ، الیکشن کا ورک و نمائندگی، ملاقات ہزہائینس سے

(2 شعبان/ 2 جولائی، بدھ)

کوئٹہ، الیکشن کاورک و نمائندگی، ملاقات ہزہائینس سے

(4 شعبان/ 4 جولائی، جمعرات)

کوئٹہ،ملاقات اے جی جی سے الیکشن کے بارے میں

(5 شعبان/ 5جولائی، جمعہ)

کوئٹہ، میٹنگ ہال میں و پروگرام مرتب کرنا بلوچستان کا اتحاد و لائحہ عمل {؟} لیگ پارٹی بلوچستان کا تیار کیا۔

(6شعبان/ 6 جولائی، ہفتہ)

کوئٹہ سے 6 بجے روانہ ہوئے بطرف جیکب آباد، خان بہادر کھوڑو سے ملاقات اور شام کو 6 بجے جیکب آباد سے واپس روانہ ہوا بطرف کوئٹہ- رات کو 12 بجے پہنچ گیا کوئٹہ میں-

(7 شعبان/ 7جولائی، اتوار)

کوئٹہ الیکشن کا ورک کیا گیا نواب صاحب جو گے زئی کے لئے

(12 شعبان/ 12 جولائی، جمعہ)

کراچی، الیکشن ....کا نتیجہ

تینوں اللہ تعالی کے فضل و کرم سے مسلم لیگی امیدوار کامیاب ہوئے و شام کو پارٹی میٹنگ 6 بجے تا 7بجے سر صاحب کے بنگلہ پر ہوئی-

(13 شعبان/13 جولائی، ہفتہ)

کراچی بطرف کوئٹہ روانہ ہوا

(14 شعبان/ 14 جولائی، اتوار)

کوئٹہ پہنچ گیا- شام کو مشورہ ڈاک بنگلہ میں کیا گیا-

(15 شعبان/ 15 جولائی، پیر)

کوئٹہ میں نامی نیشن پیپر نواب محمد خان سے داخل کرالیا گیا-

(16 شعبان/ 16 جولائی، منگل)

کوئٹہ، نامی نیشن پیپر پر بحث کیا گیا اور 4 بجے پیپر امیدواروں کے بحال کئے گئے

(17 شعبان /17جولائی، بدھ)

کوئٹہ، سارا دن ورک کیا گیا نواب صاحب کے لئے

(18 شعبان/ 18 جولائی، جمعرات)

کوئٹہ سالم روز کام الیکشن کا جاری رہا-

(19 شعبان/ 19 جولائی، جمعہ)

کوئٹہ ووٹ داخل کرائے گئے اور شام کو نتیجہ ظاہر ہوا، فتح ہماری لیگ کی ہوئی، کانگریس شکست کھا گئی-

(20شعبان/ 20 جولائی، ہفتہ)

کوئٹہ سارا دن کام بلوچستان کے سرداروں سے و رات کو کھانا ....سرداران شاہی جرگہ و قلات کے سردار نواب کچھ تبادلہ خیالات کیا گیا، مسلم لیگ کے بارے میں

(29 شعبان/ 29 جولائی، پیر)

کوئٹہ ے مستونگ، ملنا پولیٹیکل ایجنٹ سےاور دوپہر کو قلات بہ ہمراہ نواب صاحب جوگیزئی، اعلی حضرت ہز ہائینس سے چائے پی گئی اور باقی تبادلہ خیالات کئے گئے رات کو واپس کوئٹہ پہنچے-

(9 رمضان/ 7 اگست، بدھ)

کوئٹہ اپنا کام کیا گیا، شام کو ملاقات مولانا داؤد غزنوی سے-

(12 رمضان، 10 اگست، ہفتہ)

کوئٹہ، رات کو ایڈیٹران و مولانا داؤد غزنوی کو دعوت اور تبادلہ سیاست پر-

(18 رمضان/ 16 اگست، جمعہ)

کوئٹہ، دوپہر کو جامعہ مسجد میں نماز اور وعظ مولانا داؤد صاحب رات کو میکموھن پارک میں تقریر یوم عمل کے متعلق-

(25 رمضان/ 23 اگست، جمعہ)

کوئٹہ، جمعہ نماز، رات کو کھانا، میرے ہاں سندھ و پنجاب و بلوچستان کے معتبرین-

(10 ذیقعد/ 6 اکتوبر، اتوار)

دھلی دس بجے قائداعظم سے ملاقات مسٹر رحیم بخش اور میری- شام کو ملاقات مسٹر لیاقت علی سے ہوئی، موضوع

بحث سندھ و بلوچستان-

(14 ذیقعد/ 10 اکتوبر، جمعرات)

قلات، ہزبائینس سے ملاقات دس بجے روانہ ہوا، قلات برائے کوئٹہ، شام کو انجمن اسلامیہ کی میٹنگ- رات کو نواب جوگیزئی سے بلوچستان کے بارہ میں صلاح مشورہ و نواب رئیسانی سے بحث-

1947ء

(9 صفر/ 3 جنوری، جمعہ)

کراچی میں میٹنگ حضرت قائداعظم کے ساتھ - اسمبلی پارٹی کے ممبروں کے لئے لیڈروں و ڈپٹی لیڈروں و منسٹر یوں میں ردو بدل کیا گیا-

(19 صفر، 13 جنوری، پیر)

کراچی، ملاقات قائداعظم محمد علی جناح سے سارے خاندان کی-

(25 صفر/ 19 جنوری، اتوار)

کراچی، نواب جوگے زئی کی آمد و ملاقاتیں

(26 صفر/ 20 جنوری، پیر)

کراچی، ملاقات نواب صاحب جوگے زئی کی قائد اعظم سے-

(16 ربیع الاول /8 فروری، ہفتہ)

کراچی سے بذریعہ طیارہ روانہ ہوا، دھلی میر شہباز خان نوشیروانی شام کو پہنچا، دھلی رات کو پنجاب ہوٹل میں شب باش ہوئے-

(17 ربیع الاول،/9 فروری، اتوار)

دھلی ہزبائینس خان آف قلات کے ساتھ 4 بجے چائے پی اور 6 بجے آنریبل مسٹر لیاقت علی خان سے ملاقات دربارہ

بلوچستان و نصیر آباد کے علاقہ کے لئےپانی واسطے آنریبل نے رقومات .... منظور کی بہ سفارش حکومت بلوچستان۔

(19 ربیع الاول/ 11 فروری، منگل)

دھلی آنریبل مسٹر چندریگر صاحب آنریبل مسٹر نشتر صاحب سے مسٹر ناظم الدین یوسف ھارون سے ملاقاتیں ہوئیں، سنٹرل اسمبلی میں ایک گھنٹہ کے لئے گیا- رات کو خان آف قلات سے ملاقات ہوئی-

(21 ربیع الاول/ 13 فروری، جمعرات)

سبّی گیا، رات کو مسلم لیگ کا جلسہ زیر صدارت نواب صاحب ھوا- بلوچستان کے سرداران وغیرہ سے صلاح کی گئی-

(22 ربیع الاول/ 14 فروری، جمعہ)

سبّی میٹنگ سرداراں بنگلہ بگٹی سردار-

(25 ربیع الاول /17 فروری، پیر)

کراچی سیشن اسمبلی شروع - پارٹی میٹنگ- قائداعظم سے ملاقات-

(26 ربیع الاول /18 فروری، منگل)

کراچی ، اسمبلی و پارٹی میٹنگ میں حضرت قائداعظم نے شرکت کی-

(29 ربیع الاول/ 21 فروری، جمعہ)

کراچی ، بلوچستان کے ......ھمراہ ملیر میں قائداعظم صاحب سے ملاقات دربارہ بلوچستان

(27 ربیع الثانی/ 21 مارچ ، جمعہ)

لاھور پہنچا رات کو دھلی مسلم ھوٹل میں

(29 ربیع الثانی/ 23 مارچ، اتوار)

لاھور نواب ممدوٹ، سردار شوکت حیات، مسٹر دولتانہ، میاں افتخار الدین سے ملاقاتیں ھوئیں-

(11 جمادی الاول /4 اپریل، جمعہ)

جیکب آباد کانفرنس- قاضی محمد عیسی اور دیگر بلوچستانی ڈیلیگیٹ کو تین ٹائم کھانا وغیرہ دیا گیا اور روجھان کے لئے دعوت دی گئی پھر سکھر گئے کانفرنس کے لئے

23 جمادی الاول/ 16 اپریل، بدھ)

کوئٹہ، اعلی حضرت سے ملاقات و نواب جوگے زئی سے

(24 جمادی الاول /17 اپریل، جمعرات)

کوئٹہ ہزہائینس سے ملاقات و نواب جمال خان لغاری سے

(26 جمادی الاول/ 19 اپریل، ہفتہ)

کوئٹہ ہزہائینس و جمال خان سے گفت و شنید بلوچستان پر

(28 جمادی الاول/ 21 اپریل، پیر)

کوئٹہ، ملاقات ہزہائینس و نواب جو گے زئی سے

(29 جمادی الاول/ 22 اپریل، منگل)

کوئٹہ، سرداران کی میٹنگ ٹاؤن ہال میں اور سرداران کا متفقہ فیصلہ-

حضرت قائداعظم کو تاردی گئی کہ آکر موجودہ سیاست بلوچستان کو بذات خود معائنہ کر کے جو مفید تجویز سوچ کر رہبری فرمائیں-

(یکم جمادی الثانی، 23 اپریل، بدھ)

کوئٹہ ہزہائینس سے ملاقات ولاٹ صاحب سے

(4 جمادی الثانی/ 26 اپریل، ہفتہ)

کوئٹہ، ہز ہائینس سے ملاقات

(5 جمادی الثانی/ 27 اپریل، اتوار)

کوئٹہ، نواب جو گے زئی سے مشورہ ملاقات ہزہائینس سے

(6 جمادی الثانی/ 28 اپریل، پیر)

کوئٹہ، ہزہائینس سے ملاقات و پروگرام نواب صاحب

(19 رجب/ 9، جون، پیر)

کونسل مسلم لیگ میں شامل ہوا، ہوٹل ایمپرئیل میں اور منسٹران سندھ سے ملاقات ہوئی-

(20 رجب/ 10 جون، منگل)

میٹنگ کونسل دھلی میں اور پھر آکر پیر مانکی شریف و سرحد نشتر صاحب سے ملاقات کی-

(22 رجب/ 12 جون، جمعرات)

دھلی حضرت قائداعظم سے بہ همراہ منسٹران سندھ ملاقات کی - شام کو روانہ ہوا بطرف جیکب آباد-

(27 رجب / 17 جون،منگل)

کوئٹہ سے بطرف قلات روانہ ھوا- شام کو قلات سے واپس کوئٹہ پہنچا اور مسٹر مسعود صاحب سے بلوچستان کی سیاست پر گفتگو ہوئی-

(28 رجب / 18 جون، بدھ)

کوئٹہ، نواب جوگیزئی وغیرہ سے مصلحت کی گئی-

(29 رجب/ 19 جون، جمعرات)

کوئٹہ، نواب جوگیزئی اور مسعود صاحب سے مشورہ کیا گیا-

(30 رجب/ 20 جون، جمعہ)

کوئٹہ، جملہ سیاسی ممبران سے ملاقات ہوئی اور پاکستان کے لئے کام کیا گیا-

(یکم شعبان/ 21 جون، هفتہ)

کوئٹہ صبح کو میٹنگ نواب جوگیزئی کے بنگلہ پر ہوئی جس میں مسعود صاحب شامل ہوئے- شام کو ٹاؤن ہال میں میٹنگ ہوئی اور میرے ساتھ کانگریسی چیلوں نے زبانی جھگڑا کیا- میں نے لیگ کے مطالبہ پاکستان پر تقریر کی اور نواب صاحب کے ساتھ دستخط کئے گئے امداد پاکستان کے لئے-

(2 شعبان/ 22 جون، اتوار)

کوئٹہ سے بطرف قلات روانہ ہوا بہ ہمراہ چاغی ضلع کے سرداران و معتبران دوپہر کو کھانا ہزہائینس آف قلات کے ہمراہ قلات میں تناول کیا گیا- رات کو قلات ٹھیرنا پڑا-

(3 شعبان/ 23 جون ، پیر)

شام کو کوئٹہ پہنچا۔ رات کو نواب صاحب و دیگر صاحبان سے ملاقات ہوتی رہی-

(4 شعبان/ 24 جون، منگل)

کوئٹہ بہ ہمراہ جہانگیر شاہ و مسعود صاحب، زاھد حسین صاحب سے ملاقات کی اور دوپہر کو روانہ ہوا بطرف کراچی

(5 شعبان/ 25 جون، بدھ)

کراچی پہنچا-

(6 شعبان/ 26 جون، جمعرات)

کراچی اسمبلی میں شامل ہوا پاکستان کے ساتھ شامل ہونے کا ریزولیشن پاس ہوا-

(7 شعبان/ 27 جون، جمعہ)

کراچی سے روانہ ہوا بحکم منسٹر کھوڑو صاحب بہ ہمراہ اسرار محمد خان کوئٹہ میں پاکستان و ہندوستان کے فیصلہ کے لئے-

(8 شعبان/ 28جون، ہفتہ)

کوئٹہ پہنچا اسی وقت نواب جو گیزئی و دیگر سرداران سے مشورہ کیا گیا اور شام کو ایوان قلات میں بات چیت ہوتی رہی- رات کو منسٹر پیرزادہ کے ہمراہ گزژک خان سردارحمزہ خان {واضح نہیں} سے راضی نامہ کیا گیا-

(9 شعبان/ 29 جون، اتوار)

کوئٹہ، پاکستان کے ساتھ شامل ہونے کا ریزولیشن پاس ہوا اور بگٹی سردار کو بھر طور {واضح نہیں} راضی کیا گیا اور آنریبل نشتر صاحب کھوڑو صاحب کوئٹہ پہنچے.........

نواب کرم خان کے ہاں کھانا۔

(10 شعبان، 30 جون، پیر)

کوئٹہ بہ ہمراہ منسٹران سندھ و نشتر صاحب کے ساتھ رات کو کھانا ارباب محمد خان کے ہاں۔ پھر پبلک میٹنگ ہوئی۔

(19 رمضان / 7 اگست ، جمعرات)

کراچی سنٹرل ہوٹل میں آکر کمرہ لیا -5 بجے ماری پور حضرت گورنر جنرل جناح کا استقبال کیا گیا۔ رات کو ہوٹل میں گورنر غلام حسین صاحب باقی منسٹران سے ملاقات کی گئی۔

(20 رمضان/ 8 اگست. جمعہ)

کراچی مسٹر کھوڑو صاحب سے ملاقات کی اور دوپہر آنریبل جوگیزئی کو اسٹیشن پر بلانے گیا۔

(10 اگست)

کراچی کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی میں وزیٹر کی حیثیت سے شامل ہوا .... چیئرمین منڈل صاحب ہوا

(12 اگست)

اور مسٹر کھوڑو صاحب کے ہاں پارٹی میٹنگ۔

(25 رمضان/ 13 اگست، بدھ)

کراچی لارڈ مونٹ بیٹن تشریف لائے اور رات کوجشن گورنمنٹ ہاؤس میں ہوا اور ہم شامل ہوئے۔

(26 رمضان/14 اگست، جمعرات)

کراچی لارڈ مونٹ بیٹن اسمبلی ہال پاکستان میں آئے اور حکومت برطانیہ کی طرف سے حضرت قائداعظم کو گورنر جنرل پاکستان مقرر کیا۔ پھر گورنمنٹ پاکستان ہاؤس سے لارڈ صاحب و قائداعظم، مس جناح ولیڈی بیٹن نے شہر کا چکر لگایا اور فوج... لاکھوں آدمیوں نے سلامی دی۔

(27 رمضان/ 10 اگست، جمعہ)

کراچی صبح کو رسم قسم، پاکستان گورنمنٹ ہاؤس میں

جسٹس سرعبدالرشید نے قائداعظم جناح ....سے وفاداری کا اقرار کرایا صبح ۹ بجے- شام کو گورنمنٹ ہاؤس سے مغرب کے میدان میں فوج نے سلامی دی اور لاکھوں انسان اکھٹے تھے- رات کو جشن پاکستان گورنمنٹ ہاؤس میں ہوا-

---

تحریک پاکستان کے آخری تین سالوں کی مختصر طور پر لکھی گئی ڈائریوں کے ان مندرجات کو دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ ان کا تحریر کنندہ "تحریک پاکستان" سے گہرا لگاؤ رکھتا تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس تحریک کی خاطر اپنا تن من، دھن قربان کر دیا- علاوہ ازیں ان مندرجات سے یہ نکات بھی ابھر کر سامنے آتے ہیں:

(1) خان معظم خان آف قلات اور میر صاحب جمالی کے مابین تحریک پاکستان کے سلسلے میں جو قرب تھا وہ اجاگر ہوتا ہے-

(2) تحریک پاکستان کے سلسلے میں میر صاحب، نواب جوگیزئی اور دیگر سرداران کے درمیان جو مفاہمت کی فضا پیدا ہوئی تھی اسکا پتہ چلتا ہے-

(3) میر صاحب جس لگن سے مسلم لیگ کی خدمت کر رہے تھے وہ بھر پور انداز میں ظاہر ہوتی ہے-

(4) قائداعظم اور دیگر زعمائے تحریک پاکستان سے میر جعفر خان جمالی کا لازوال تعلق سامنے آتا ہے-

حوالہ جات

1- غازی نذیر احمد خان سومرہ، " میر جعفر خان جمالی"، ہفت روزہ ایلم، استقلال نمبر، مستونگ، 17 اگست 1966ء، ص 28-

2- ایکسیشن لسٹ آف قائداعظم پیپرز (پارٹ III) اسلام آباد، 1983ء، ص24؛ جمالی کیس فائل نمبر 1046، ص1-16؛ جمالی کیس فائل نمبر 146، ص1-99 (اپیل ٹو پریوی کونسل)؛ مولانا عبدالعزیز، "میر جعفر خان جمالی، بلوچی دنیا، ملتان، مئی 1967ء، ص13-15: ڈاکٹر انعام الحق کوثر، جدوجہد آزادی میں

بلوچستان کا کردار، لاہور، 1991ء، ص 327-332-

-3 غازی نذیر احمد خان سومرہ، ... ص30

-4 ایضاً ۔ نیز سعیداحمد نعمانی،" میر جعفر خان جمالی، جنگ آزادی کے نڈر سپاہی"، **قائد**، اوستہ محمد ، 5 اپریل 1973ء-

-5 روز نامہ **انقلاب** ، لاہور، 30 اپریل 1940ء، 21 ربیع الاول 1309 ھ، ص 6-

-6 قائداعظم پیپرز، نیشنل آرکائیوزآف پاکستان، اسلام آباد، ایف 314، 1942ء، ص1-

-7 ہفتہ وار **الاسلام**، کوئٹہ، 2 جولائی 1943ء ، ص3-

-8 ایضاً۔ روز نامہ **انقلاب**، لاہور، 7 جولائی 1943ء-

-9 سید محمد فاروق احمد، **تحریک پاکستان اور بلوچستان**، کراچی، 1977ء، ص4 تا 6-

-10 "بلوچستان میں تحریک پاکستان، نسیم حجازی کی نظر میں" بتوسط پروفیسر صادق زاھد از ایبٹ آباد، مورخہ 8 جولائی 1975ء-

-11 مولانا عبدالعزیز ..... ص 15-

-12 حکیم آفتاب احمد قرشی ، **کاروان شوق**، لاہور، طبع اول، 1984ء، ص23-232-

-13 ایضاً

-14 سیّد غلام علی شاہ مسافر، " میر جعفر خان جمالی مرحوم" ، مشرق، کوئٹہ (خصوصی ضمیمہ)، 7 اپریل 1991ء-

-15 کریم بخش خالد ، " تحریک پاکستان کے سپاہی" ، میر جعفر خان جمالی"، ماھنامہ **اظہار**، کراچی ، اپریل مئی1983ء، ص 32-34-

-16 بشکریہ جناب فضل محمد جمالی صاحب ، روجھان جمالی، ڈاکخانہ جھٹ پٹ-

-17 قائداعظم نے ہندوستان کے تمام مسلم لیگی واضعان قانون کو جن کی تعداد453 تھی دھلی طلب کرکے 7 اپریل 1946ء کو کنوینشن کا انعقاد کیا اور مطالبہ پاکستان پر آئینی و جمھوری مہر لگا دی سب سے پہلے قائداعظم نے اور اسکے بعد تمام مسلم لیگی واضعان قانون نے "بسم الله الرحمن الرحیم، قل انّ صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین " کہہ کر حلف اٹھایا اور اپنے پروردگار کے ساتھ عھد و پیمان کیا کہ بہ صمیم قلب اقرار کیا جاتا ھے کہ حصول پاکستان کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی تمام ھدایات و احکامات کی بسرو چشم تعمیل کی جائے گی اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا- آخر میں اللہ سے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ یہ دعا مانگی گئی:

" ربنا افرغ علینا صبراً وّ ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین "

(ترجمہ: اے ھمارے پروردگار! ھم پر صبر و استقلال نازل فرمائیے اور ھمیں ثابت قدم رکھیے اور

ہمیں قوم کفار پر نصرت عطا کیجیے--قرآن کریم،2:250)

پیشتر ازیں تمام مسلم واضعان قانون نے متفقہ طور پر جو تجویز منظور

کی اسکے چار اہم جزو یہ تھے-

1- ان دو منطقوں میں جہاں مسلمانوں کی غالب اکثریت ہے، ایک بااختیار مملکت موسوم بہ " پاکستان" فوراً قائم کی جائے-

2- ہندوستان و پاکستان کا جداگانہ دستور مرتب کرنے کے لئے دوعلیحدہ آئین ساز مجالس قائم کی جائیں-

3- 23 مارچ 1940ء کی قرارداد لاہور کے مطابق نئے آئین میں دونوں مملکتوں کی اقلیتوں کے لئےتحفظات مہیا کئے جائیں-

4- مسلم لیگ کے نمائندے اس عارضی مرکزی حکومت میں جس کی تشکیل ہونے والی ہے، اس وقت تک شریک نہ ہوں جب تک مطالبہ پاکستان کو منظور کر کے اسے فوراً قائم کرنے کی جواب داری نہ لی جائے-

صدیق علی خان، بے تیغ سپاھی، کراچی، 1971ء، ص 324،327،328-